سلجھانے کا کام ''مسلمان علما اور مسیحی بالغ نظر رہنما بہ آسانی انجام دے سکتے ہیں''۔ انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز کی یہ کاوش، بہر طور قابل داد و تحسین ہے۔ (د-ا)

سقراط : ڈاکٹر منصور الحمید' ناشر: دارالتذکیر' رحمٰن مارکیٹ' اردو بازار' لاہور۔ صفحات: ۲۹۱۔ قیمت: ۱۲۰ روپے۔

اس کتاب کی حیثیت سقراط کی فکر' تعلیمات' اور اس کے دعوتی اسلوب پر ایک عمدہ دستاویز کی ہے۔ مصنف نے بڑی محنت' مہارت اور عمدگی سے سقراط کی حیات و فکر پر روشنی ڈالی ہے۔ سزائے موت دینے والی عدالت کے سامنے سقراط کے مشہور آخری بیان ''معذرت'' (Apology) کا سلیس اور رواں ترجمہ پیش کیا گیا ہے۔ یہ تو اس کتاب کا ایک پہلو ہے۔ اس کتاب کا اصل محرک تو مصنف کا یہ وجدان ہے کہ سقراط نہ صرف ایک نبی تھا (ص ۴'۹) بلکہ ایک جلیل القدر پیغمبر (ص ۲۶۴) انھوں نے اپنی ساری بحث اسی مفروضے کے تحت آگے بڑھائی ہے۔ آخری باب میں تو سقراط پر وحی و الہام کی کیفیات تک کو دریافت کر لیا ہے (ص ۲۶۷-۲۷۲) اس طرح کتاب میں ''مرشد'' (سقراط) کی عظمت کے سامنے ''مرید'' (مصنف) کی خود سپردگی کی جھلک جابجا دکھائی دیتی ہے۔

سوال یہ ہے کہ قرآن سے ثابت شدہ انبیاء و رسل کے علاوہ دیگر تاریخی شخصیات (مثلاً: کرشن جی' مہاتما بدھ' سقراط' کنفیوشس' زرتشت وغیرہ) کو انبیا کی صف میں لاکھڑا کرنے کے لیے ذہنی اور قلمی زور آزمائی کہاں تک سودمند ہو سکتی ہے؟ ہمارے پاس ان شخصیتوں کی قرار واقعی حیثیت کے تعین اور ان کے افکار و تعلیمات کی تصدیق کا کوئی مستند ذریعہ موجود نہیں تو پھر کیا مناسب حد تک ان کی عظمت و دانش کا اعتراف کافی نہ ہوگا؟ (ان کی تعلیمات سے اخذ و اکتساب کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں) ہمارے خیال میں انھیں انبیا کی صف میں کھڑا کرنے کے لیے زور لگانا ضروری نہیں اور نہ یہ کھینچا تانی سودمند ہے کہ ان کے افکار قرآن و حدیث کا چربہ ہیں۔

مصنف کے نزدیک سقراط روایتی مذہب کے بتوں پر کلہاڑا چلانے والا پہلا شخص ہے (ص ۲۹)' اس نے اہل یونان کے تمام دیوتاؤں کی نفی کرتے ہوئے 'صرف ایک دیوتا'' اپالو'' کی صداقت و ہستی کا اعتراف کیا تھا (''اپالو''' اللہ کا یونانی نام ہے)۔ سقراط کی فکر و دانش کے موتی کتاب میں جگہ جگہ نظر آتے ہیں' مثلاً: ''یہ اللہ ہی ہے' جو اصل دانا اور عقلمند ہے'' (ص ۱۲۰) اللہ کی اور اپنے سے بہتر لوگوں کی نافرمانی کرنا' بدی اور بے حیائی کی بات ہے (ص ۱۳۰)۔ لذتوں اور خواہشوں کو یوں اپنے اوپر سوار نہیں کر لینا چاہیے کہ یہی انسان کی مالک بن بیٹھیں (ص ۱۰۱)۔ بدن کی حفاظت سے کہیں بڑھ